قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾

تُو کہہ کہ اپنی کوئی مضبوط دلیل تو لاؤ اگر تم سچے ہو 2:112

حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی وفات

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

1. حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ:

آپؑ فرماتے ہیں: ”اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریمؑ فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے مسیح ابن مریمؑ رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وَ کَانَ وعدُاللّٰہِ مَفعُولًا اَنتَ مَعِیُ وَ اَنتَ عَلَی الحَقِّ المُبِینِ وَ اَنتَ مُصِیبٌ وَّ مُعِینٌ لِلحَقِّ“ [ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3-402]

2. عقیدہ حیات ووفاتِ مسیح کی اہمیت:

۱۔ جب قرآن سے آپؑ کی وفات ثابت ہے تو اس عقیدہ کو اختیار کرنا اور دلائل کے ساتھ اعلان کرنا فرض بن جاتا ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”...صرف مسیح ابن مریمؑ کی وفات پر زور دو اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے...اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا“ [ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3-402]

۳۔ آپؑ فرماتے ہیں: ”یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفین کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰؑ کی وفات حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰؑ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعویٰ جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں۔ اگر وہ درحقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اس کو سوچو“ [تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن 17-264]

3. حضرت مسیح ابن مریمؑ کا مختصر تعارف:

حضرت مسیحؑ آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے ملک کنعان کے گاؤں بیت لحم میں موسم گرما میں حضرت مریم بنت عمرانؓ کے بطن سے بغیر باپ کے معجزانہ رنگ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت کنعان اسی طرح قیصر روم کے ماتحت تھا جس طرح ہندوستان پر برطانیہ حکمران تھا۔

حضرت مسیحؑ نے پہلے اپنے خالہ زاد بھائی حضرت یحییٰؑ کے ہاتھ پر بپتسمہ (بیعت) لی۔ آپؑ کو جب رسولًا الیٰ بنی اسرائیل [3:49] بنا کر اللہ نے مبعوث فرمایا تو یہود نے آپؑ کی ولادت پر تہمت لگائی اور چونکہ وہ مسیح کی آمد سے پہلے ایلیا نبی کی جسم سمیت نازل ہونے کے منتظر تھے اس لئے آپؑ کو سچا رسول ماننے سے انکار کر دیا۔ یہود نے سازش کر کے رومی گورنر پیلاطوس کے حکم سے سولی پر چڑھوا دیا۔ یہ فیصلہ کیونکہ جمعہ والے دن ہوا تھا اور یہود کا سبت جمعہ کی شام سے شروع ہو جاتا ہے اس لئے آپؑ چند گھنٹے ہی صلیب پر رہے اور غشی کی حالت میں آپؑ کو اتار لیا گیا۔ آپؑ کے دو خفیہ حواری نیکوڈیمس اور جوزف نے آپ کو ایک غار میں پناہ دی جہاں آپؑ کا جڑی بوٹیوں سے علاج کیا گیا۔ چند دن بعد آپؑ اپنے حواریوں سے صحت کی حالت میں ملے اور پھر اپنے مشن کی تکمیل کے لئے بنی اسرائیل کی گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ وہاں آپؑ کی وفات ہوئی اور سرینگر میں آپؑ کا مزار موجود ہے۔

[Pontius Pilate, Nicodemus, Joseph of Arimathea]

4. آپؑ کی حیات اور وفات بارے متضاد عقیدے:

ا۔ یہود:

اُن کے عقیدہ کے مطابق ایلیا نبی نے جسم سمیت آسمان سے اتر کر مسیح کی نشاندہی کرنی تھی۔ یہ شرط ان کے مطابق پوری نہیں ہوئی۔ اس وجہ سے اور ان کی پیدائش پر تہمت لگا کر انہوں نے مسیح کو جھوٹا اور لعنتی قرار دیا اور رومی گورنر پیلاطوس کے پاس مقدمہ چلا کر آپ کو صلیب پر موت کی سزا دلوائی۔ اس طرح اُن کے زعم میں آپؑ کی پیدائش بھی لعنتی تھی اور موت بھی، اور اب تک وہ دیوار گریہ پر سر پھوڑ کر ایلیا اور پھر مسیح کے آنے کی دعا کرتے ہیں

۲۔ عیسائی:

آپ کنواری کے پیٹ سے خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ حضرت آدمؑ کے گناہ نے جو نسل انسانیت میں سرائیت کر گیا تھا نجات دلانے کے لئے مسیح نے صلیب پر بیگناہ ہونے کے باوجود کفارے کے طور پر جان دے دی۔ تین دن بعد خدا نے انہیں زندہ کر کے آسمان پر اُٹھالیا۔ وہ خدا کی خدائی میں شریک ہیں اور آئندہ کسی زمانے میں زمین پر تشریف لا کر خدا کی حکمرانی قائم کریں گے۔ اب بنی نوع کی نجات صرف صلیبی موت کو سچا مان کر ہی ممکن ہے

۳۔ جمہور مسلمان:

جمہور مسلمان: ''یہودیوں نے عیسیٰؑ کو قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا...واقعی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اُٹھالیا اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں پر قادر ہے...قصہ یہ ہوا کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کے قتل کا عزم کیا تو پہلے ایک آدمی ان کے گھر میں داخل ہوا حق تعالیٰ نے ان کو تو آسمان پر اُٹھالیا۔ اور اس شخص کی صورت حضرت مسیحؑ کی صورت کے مشابہ کر دی جب باقی لوگ گھر میں گھسے تو اس کو مسیح سمجھ کر قتل کر دیا...''

[تفسیر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی شاہ فہد پریس مدینہ منورہ ۱۴۰۹ھ]

وہ قرب قیامت میں نازل ہو کر کسر صلیب اور قتل خنزیر کا کام انجام دیں گے

4. آپؑ کی حیات اور وفات بارے متضاد عقیدے:

۴۔ جماعت احمدیہ: آپؑ کی ولادت معجزانہ تھی اور آپؑ کی والدہ پاکباز۔ تاریخ اور بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ یہود نے سازش کر کے آپؑ کو سولی پر چڑھوا دیا لیکن اللہ کی تدبیر غالب آئی اور آپؑ کو چند گھنٹوں بعد غشی کی حالت میں اتار لیا گیا۔ آپؑ کے خفیہ دو حواری نکوڈیمس اور جوزف نے آپؑ کا علاج کیا [مرہم عیسیٰ]۔ صحتیاب ہونے کے بعد آپؑ اپنے دیگر حواریوں سے ملے اور پھر اپنے مشن کی تکمیل میں یہود کی گمشدہ قبائل کی تلاش میں مشرق کی طرف ہجرت کی اور کشمیر پہنچے جہاں آپؑ کی وفات ہوئی، اور سرینگر میں آپؑ کا مقبرہ ہے۔
آسمان سے کوئی نہیں اترے گا۔ حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ وعدے کے مطابق مسیح موعود ہیں اور مسیح ابن مریم کا نام استعارے کے طور پر دیا گیا ہے

5. آسمان پر جانے کا عقیدہ کہاں سے آیا؟:

قرآن شریف کی کسی آیت میں نہ جسم کا ذکر ہے اور نہ آسمان کا۔

۱۔ یہ اسلام سے قبل کے قصہ ہیں جن کو پرانے مفسرین نے اپنی تفاسیر میں جگہ دی اور بعد میں آنے والوں نے عقیدہ بنا لیا۔

۲۔ Basilidian فرقہ کا عقیدہ ہے کہ خدا نے Simon of Cyrene کو مسیح کی صورت میں تبدیل کر دیا۔

Ency. of Religion & Ethics p-428

وفات مسیحؑ

6. آپ کا مشن:

از بائبل:

1. I am not sent but unto the lost sheep of the house of Israel [Matt.15:24]

2. And other sheep I have , which are not of this fold .... [John 10:16] (یعنی گمشدہ قبیلے)

از قرآن:

۱۔ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ "اور کرے گا اُس کو پیغمبر بنی اسرائیل کی طرف..."

[شیخ الہند مولانا محمود الحسن شاہ فہد پریس مدینہ زیر آیت 3:49 آل عمران]

۲۔ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ "اور مسیح نے کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی..." [محمود الحسن 5:72 المائدہ]

۳۔ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ

"...ہم نے اس پر فضل کیا اور کھڑا کر دیا اس کو بنی اسرائیل کے واسطے" [محمود الحسن 43:59 الزخرف]

۴۔ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

"اور (یاد کرو) جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہارے طرف اللہ کا رسول ہوں ۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے ... [61:7 الصّف]

قرآن کا ذکر نہ امت مسلمہ کا، ذکر ہے تو بنی اسرائیل کا۔ اگر وہ دوبارہ نازل ہو گئے تو کیا ان آیات کو پہلی منسوخ شدہ آیات میں جمع کر دو گے

7.1 وفاتِ مسیحؑ از قرآن:

تَوَفَّيۡتَنِىۡ

مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِىۡ بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبَّكُمۡ‌ ۚ وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۱۱۸﴾

[مائدہ 5:118]

اللہ تعالیٰ کے اس سوال کے جواب میں کہ اے عیسیٰ! کیا تو نے نصاریٰ کو تثلیث کی تعلیم دی تھی، آپ انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے تعلیم تو کیا دینی تھی، میری زندگی میں یہ عقیدہ ظاہر نہیں ہوا۔ میں ان کا نگران تھا جب تک میں ان میں تھا۔ پھر جب تو نے میری توفّی کر لی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ یہاں دو زمانوں کا ذکر ہے توفّی سے پہلے اور بعد۔ تیسرے کا ذکر نہیں۔

۱۔ اُن کی قوم بگڑ چکی ہے [4:172, 5:73-74, 19:89] رومی بادشاہ Constantine نے AD325 میں Nicaea کے مقام پر چرچ کی پہلی کونسل بلائی جس میں پہلی دفعہ 'باپ بیٹے اور روح القدس' (تثلیث) کا کلمہ تشکیل دیا گیا۔ اب اگر وہ تشریف لائے اور کسرِ صلیب کیا تو ان پر قوم کی گمراہی عیاں ہو جائے گی اور قیامت کے دن اُن کی لاعلمی جھوٹی گواہی ہو گی جو ایک نبی کو زیب نہیں دیتی۔

۲۔ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ کا مطلب ہے پس جب تو نے وفات دی مجھے۔ لفظ توفّی باب تفعّل کا مصدر ہے۔ یہ قرآن شریف میں ۲۵ دفعہ آتا ہے، ۲۳ جگہ موت یا قبضِ روح کا ترجمہ کیا جاتا۔ صرف عیسیٰؑ والی ۲ آیات میں موت کے معنے نہیں کئے جاتے (کیوں؟)

دیکھیں چارٹ نمبر ۱۔

وفات مسیحؑ

چارٹ نمبر ۱

لفظ توفّٰی اور قرآن مجید

آیت نمبر	آیت	ترجمہ از مولانا محمود الحسن	ترجمہ از مولانا عبداللہ یوسف علی
4:16	حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الْمَوْتُ	اُٹھالیوے موت	until death do claim them
3:194	وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ	اور موت دے نیک لوگوں کے ساتھ	and take to Thyself our souls
32:12	قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ	قبض کر لیتا ہے فرشتہ تجھ کو موت کا	will (duly) take your souls
4:98	اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلَائِکَۃُ	جان نکالتے ہیں فرشتے	when Angels take the souls
40:78	اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ	یا قبض کر لیں تجھ کو	or we take thy soul (to our mercy)
16:29	تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ	جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے	whose lives the Angels take
16:33	تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلَائِکَۃُ طَیِّبِیْنَ	جان قبض کر لیتے ہیں فرشتے	whose lives the Angels take
2:235	یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ	مرجاویں تم میں سے	if any one of you die
2:241	یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ	تم میں سے مرجاویں	those of you who die
6:62	تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا	قبضے میں لے لیتے ہیں اسکو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے	Our Angels take his soul
7:38	رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَھُمْ	ہمارے بھیجے ہوئے انکی جان لینے کو	When Our Messengers (of death) take their souls
7:127	تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ	اور ہم کو مار مسلمان	And take our souls unto Thee

دونوں تراجم میں لفظ توفّٰی کا ترجمہ قبض روح اور موت کیا گیا ہے، اس لئے حضرت عیسیٰؑ کے لئے بھی یہی معنے ہوں گے

باقی اگلے صفحے پر ←

وفاتِ مسیحؑ

چارٹ نمبرا

لفظ توفّٰی اور قرآن مجید

آیت نمبر	آیت	ترجمہ از مولانا محمود الحسن	ترجمہ از مولانا عبداللہ یوسف علی
8:51	اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الْمَلَائِكَةُ	جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی	When the Angels take the souls
10:105	يَتَوَفّٰكُمْ	کھینچ لیتا ہے تم کو	who will take our souls (at death)
47:28	اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ	فرشتے جان نکالیں گے	the Angels take their souls at death
10:47	اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ	یا وفات دیں تجھ کو [محمدﷺ]	take thy soul (to Our mercy)
12:102	تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا	موت دے مجھ کو اسلام پر	take Thou my soul (at death)
13:41	اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ	یا تجھ کو اُٹھا لے دیں	take to ourselves thy soul
40:68	وَمِنكُمْ مَنْ يُّتَوَفّٰى	تم میں سے ایسا ہے کہ مرجاتا ہے	some who die before
16:71	ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ	پھر تم کو موت دیتا ہے	Who Creates you and takes your souls at death
22:6	وَمِنكُمْ مَنْ يُّتَوَفّٰى	تم میں سے قبض کرلیا جاتا ہے	some of you are called to die
39:43	اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ	اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں	It is God that takes the soul (of men)
6:61	وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ	قبضے میں لے لیتا ہے تم کو رات میں	He Who doth take your souls

باقی پچھلے صفحے پر

دونوں تراجم میں لفظ توفّٰی کا ترجمہ قبض روح اور موت کیا گیا ہے، اس لئے حضرت عیسٰیؑ کے لئے بھی یہی معنے ہوں گے

7.1 وفاتِ مسیح از قرآن:

توفّی از حدیث

۳۔حضرت ابن عبّاسؓ نے اس کے معنے مُمِيْتُكَ کئے ہیں۔ [بخاری کتاب التفسیر زیر آیت]

۴۔رسول مقبولؐ نے صاف فرمادیا کے عیسیٰؑ کی توفّی کے وہی معنے ہیں جو میری توفّی کے ہیں۔[بخاری کتاب التفسیر]

۵۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تُوَفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ ’...میرے گھر میں وفات پائی‘
[حضرت عائشہؓ مشکوٰۃ]

۶۔ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلیٰ رَأْ سِ سِتِّيْنَ سَنَةً رسول اللہؐ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی [مشکوٰۃ]

۷۔... قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجَهَا فرمایا جس عورت کا خاوند مر جائے [مسند احمد بن حنبل]

۸۔... تُوُفِّيَ فِيْهِ رسول اللہ نے اس درد سے وفات پائی [بخاری جلد ا]

۹۔ اَیُّ یَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ...کس دن رسول اللہ کی وفات ہوئی [مسند احمد بن حنبل جلد ۲]

۱۰۔ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [مسند]، تُوُفِّیَ اَبُوْبَکْرٍؓ [مسند]، مَتَوَفِّیَ خَدِیْجَۃُ [مسند]،

تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ [مشکٰوۃ]، تُوُفِّیَ اَبِیٌّ [مشکٰوۃ]، تُوُفِّیَ اَصْحَابُہٗ [مشکٰوۃ]

توفّی از حدیث

۱۱۔... مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ ...جس کو تو وفات دے ہم میں سے [دعائے جنازہ مشکٰوۃ]، ثُمَّ یُتَوَفّٰی پھر وفات پائیں گے [تفسیر مدارک]

نوٹ: قرآن کریم میں تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ [3:186]، تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ [2:282, 3:162]

یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ [39:11] میں اجر اور کمائی کا ذکر ہے۔ یہ مثالیں وفی سے باب تفعیل کی ہیں۔

یہاں پورا لینے (اجر وغیرہ) کے معنے کئے جاتے ہیں، روح قبض کرنے کے نہیں۔

7.1 وفاتِ مسیح از قرآن:

حضرت مسیح موعودؑ کا چیلنج: ”جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی ہے کسی قول قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفّی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ بلکہ جہاں کہیں توفّی کے لفظ کو خدا تعالیٰ کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنے پر آیا ہے نہ قبض جسم کے معنوں میں۔ کوئی کتاب لغت کی اس کے مخالف نہیں۔ کوئی مثال اور قول اہلِ زبان کا اس کے مغائر نہیں۔...“ [ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳-۶۰۳]

7.2 وفاتِ مسیحؑ از قرآن:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اس آیت میں ترتیب وار چار وعدوں کا ذکر ہے :

تجھے وفات دوں گا، تیرے درجات بلند کروں گا، تہمتوں سے پاک کروں گا اور تیرے متّبعین کو قیامت تک نہ ماننے والوں پر غلبہ عطا کروں گا

[3:56 ال عمران]

ا۔رفع توفّی کے بعد ہے یعنی روح کا رفع ہے نہ کہ جسم کا۔اللہ جب رفع کرتا ہے تو قرآن میں دراجات کی بلندی کے معنے کئے جاتے ہیں:

حضرت ادریسؑ [19:58 مریم] بلم باعور [7:177 اعراف] مسندین [56:35 واقعہ]

بیوت [24:37 نور] درجات [58:12 مجادلہ]

رفع

۲۔حدیث، لغات اور تفاسیر میں رفع کے معنے درجات کی بلندی ہی ہے

'اے اللہ میرا رفع فرما' [سجدوں کے درمیان دعا ابن ماجہ]

رسول مقبولؐ کا رفع [تفسیر صافی زیر آیت 3:145]

وَاِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ خدا بندے کا ساتویں آسمان پر رفع کرتا ہے [کنزالعمال جلد۲]

(یہاں اِلیٰ بھی ہے اور آسمان بھی، لیکن جسم اُٹھائے جانے کا ذکر نہیں)

مَاتَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ کوئی شخص ایسا نہیں جو اللہ کے سامنے گرا ہو اور پھر اللہ نے اُس کا رفع نہ کیا ہو [مسلم جلد۲]

7.3 وفاتِ مسیح از قرآن:

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۙ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۱۵۹﴾ [نساء 4:158-159]

اوران کے اس قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا۔ اور وہ یقیناً اسے قتل نہیں کر سکے اور نہ اسے صلیب دے (کر مار) سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے۔ اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہیں کر سکے۔ بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کر لیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

ا۔ اس میں مسیح کو نہ زندہ اور نہ آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر ہے
پھر کیا ہر وہ شخص جو نہ قتل ہو اور نہ صلیب دیا جائے، آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

7.2 وفاتِ مسیح از قرآن:

اَوۡ یَکُوۡنَ لَکَ بَیۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا کِتٰبًا نَّقۡرَؤُہٗ ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ هَلۡ کُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ [بنی اسرائیل 17:94]

یا تیرے لئے سونے کا کوئی گھر ہو یا تُو آسمان میں چڑھ جائے۔ مگر ہم تیرے چڑھنے پر بھی ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تُو ہم پر ایسی کتاب اُتارے جسے ہم پڑھ سکیں۔ تُو کہہ دے کہ میرا ربّ (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں

۳۔ کفّار جب آپؐ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آسمان پر جائیں اور ہمارے لئے کتاب لائیں جو ہم پڑھ سکیں، تو کیا جواب ملتا ہے، میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں

اور ہجرت کے وقت غار میں حضرت ابوبکرؓ کے کندھوں پر پاؤں رکھ کر چڑھتے ہیں اور کفّار کے ظلم زمین پر ہی سہتے ہیں

۴۔ مادی جسم کا ایک غیر مادی وجود کی طرف حرکت کرنا عقل کے خلاف ہے کیونکہ ہر حرکت میں ایک سمت ہوتی ہے اور کچھ فاصلہ طے ہوتا ہے۔ کیا وہاں اللہ نہیں تھا جہاں رفع سے پہلے عیسیٰؑ تھے، یا صرف وہاں ہے جہاں عیسیٰؑ اب ہیں

7.3 وفاتِ مسیح از قرآن:

۲۔ شُبِّهَ لَهُمْ یعنی یہود پر اُن کی وفات مشتبہ ہوگئی اور غشی سے اُن کی شکل مردہ جیسی ہوگئی۔
یہاں صرف عیسیٰ کا ذکر ہے اگر شکل تبدیل ہوگی تو عیسیٰ کی ہوگی۔

۳۔ اگر کسی اور کو مسیح کی شکل دے کر مارا ہے تو یہ بے انصافی ہے اور یہود و پر حجت نہیں ہے
کیونکہ انہوں نے تو مسیح ہی کی شکل صلیب پر دیکھی۔

۴۔ اگر اللہ کے پاس مسیح کو بچانے کی صرف یہ ہی تدبیر رہ گئی تھی کہ اسے زندہ آسمان پر اُٹھا لے
(یہود کے ڈر سے!) تو ایک بے گناہ کو ناحق مارا

۵۔ اللہ ہر اُس چیز پر قادر ہے جس کا وہ ارادہ کرے، اور اللہ اپنی سنت تبدیل نہیں کرتا
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا [48:24]

۶۔ الرَّافِعْ اللہ کی صفت ہے جس سے وہ مومنوں کو اپنے حضور سعادت، خوش بختی
اور اپنا قُرب عطا کرتا ہے [لسان العرب]

۷۔ اگر عیسیٰ آسمان سے اُتر آئیں تو بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ والی آیت منسوخ کردو گے

7.3 وفاتِ مسیحؑ از قرآن:

۸۔ سائنس کی رو سے مادی جسم زمین سے باہر نہیں رہ سکتا

۹۔ معراج کا واقعہ روحانی ہے اور اعلیٰ درجے کا کشف تھا۔ آپؐ کا جسد مبارک زمین پر ہی رہا۔

فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی پس اس نے اپنے بندے کی طرف وہ وحی کیا جو بھی وحی کیا 53:11

وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰکَ اور وہ خواب جو ہم نے تجھے دکھایا 17:61

۱۰۔ اِلَی اللّٰہِ 'یعنی اللہ کی طرف' کی قرآنی مثالیں: ان مثالوں میں کوئی جسمانی معنے نہیں لیتا

قَالَ اِنِّیۡ مُہَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیۡ اس نے کہا کہ یقیناً میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرکے جانے والا 29:27

ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ اپنے ربّ کی طرف لَوٹ جا 89:29

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ 2:157 ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

قَالَ اِنِّیۡ ذَاہِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ اس نے کہا میں یقیناً اپنے ربّ کی طرف جانے والا ہوں 37:100

فَفِرُّوۡۤا اِلَی اللّٰہِ پس تیزی سے اللہ کی طرف دوڑو 51:51

اور اللہ تو ہر جگہ ہے

ہُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الۡاَرۡضِ وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی 6:4

نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ہم اس سے (اس کی) رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں 50:17

7.4 وفاتِ مسیح از قرآن:

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ [5:76]

مسیح ابنِ مریم ایک رسول ہی تو ہے۔ اس سے پہلے جتنے رسول تھے سب کے سب گزر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صِدّیقہ تھی۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے

کیا اب نہیں کھاتے؟ اور کیا دونوں آسمان پر زندہ ہیں؟

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ [21:9]

اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ ہمیشہ رہنے والے نہیں تھے

اگر جسم ہے تو کھانا بھی لازمی ہے قربِ قیامت تک زندہ رہنا بھی ایک طرح سے ہمیشگی والی زندگی ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ [25:21]

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بالضرور کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے

کیا آسمان پر بھی کوئی ہوٹل اور بازار ہیں؟

یہ سب آیات باصراحت جتا رہی ہیں کہ وہ انسان تھے اور دیگر انسانوں کی طرح وفات پائی

7.5 وفاتِ مسیح از قرآن:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ 3:145

اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں
پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟

ا۔ آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا چکے ہیں۔ خلا کا لفظ جب مطلق طور پر کسی کے لئے بولا جائے تو مراد وفات ہوتی ہے نہ کہ جیسے راستہ سے گزرنا۔ انگریزی اور اردو میں بھی یہی محاورہ استعمال ہوتا ہے جیسے: He passed away (وفات) اور He passed over a bridge (عام گزرنا یا جگہ چھوڑنا)۔ عربی لغات بھی یہی گواہی دیتی ہیں۔

۲۔ یہاں آیت خود لفظ خَلَا کی تفسیر کر رہی ہے یعنی خَلَا کے دو طریقے ہیں موت یا قتل، زندہ آسمان پر جانا اس میں نہیں ہے۔

۳۔ رسول اللہؐ کے وصال پر صحابہ اُن کی وفات کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ آخر کار حضرت ابوبکرؓ کو بلایا گیا۔ انہوں نے تشریف لا کر یہ آیت تلاوت کی جسکے سنتے ہی سب کو آپؐ کی وفات پر یقین آ گیا۔ اگر کسی ایک صحابی کا بھی حیات مسیح کا عقیدہ ہوتا تو وہاں سوال ہو سکتا تھا۔ غرض مسیح کی وفات پر سب صحابہ کا اجماع تھا۔ [بخاری کتاب المغازی]

7.5 وفاتِ مسیح از قرآن: ۴۔ قرآن کریم سے خَلَا کی مثالیں:

اُمتوں کا گزرنا

آیت	حوالہ	ترجمہ
وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ	46:18	مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گزر چکی ہیں
الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ	41:26	پس اُن پر وہی فرمان صادق آ گیا جو اُن قوموں پر صادق آیا تھا جو اُن سے قبل جِنّ و اِنس میں سے گزر چکی تھیں
كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ	13:31	اسی طرح ہم نے تجھے ایک ایسی اُمّت میں بھیجا جس سے پہلے کئی اُمّتیں گزر چکی تھیں
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ	2:135	یہ ایک امّت تھی جو گزر چکی

لوگوں کا

آیت	حوالہ	ترجمہ
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ	33:39	اللہ کی اس سنّت کے طور پر جو پہلے لوگوں میں بھی جاری کی گئی
مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ	24:35	ان لوگوں کا نمونہ بھی جو تم سے پہلے گزر گئے
فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ	10:103	پس کیا وہ انتظار کر رہے ہیں مگر اسی قسم کے دَور کا جیسا ان لوگوں پر آیا جو اُن سے پہلے گزر رے

رسول کا

آیت	حوالہ	ترجمہ
مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ	5:76	مسیح ابنِ مریم ایک رسول ہی تو ہے۔ اس سے پہلے جتنے رسول تھے سب کے سب گزر چکے ہیں

7.6 وفاتِ مسیح از قرآن:

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ

اور تمہارے لئے زمین میں کچھ عرصہ قیام ہے اور کچھ مدت کے لئے معمولی فائدہ اُٹھانا ہے اس نے کہا تم اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے 7:26

ا۔ یہ قانون ہر فرد بشر پر حاوی ہے اور زندہ رہنے کی جگہ صرف یہ زمین ہے، آسمان نہیں۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٦﴾ أَحْيَاءً وَّأَمْوَاتًا

کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والا نہیں بنایا؟ زندوں کو بھی اور مُردوں کو بھی 77:26-27

یعنی جسم یہیں رہ جاتا ہے

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ

اور تمہارے لئے (اس) زمین میں ایک عرصہ تک قیام اور استفادہ (مقدّر) ہے 2:37

یعنی قیام کی جگہ زمین ہے

ایک دلچسپ استدلال: مولانا شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ”یعنی عموماً تمہارا مسکن اصلی و معتاد یہ زمین ہی ہے اگر خرق عادت کے طور پر کوئی شخص کسی وقت ایک معین مدت کے لئے اس سے اوپر اُٹھا لیا جائے مثلاً حضرت عیسیٰؑ، تو وہ اس آیت کے منافی نہیں۔ کیا جو شخص چند روز یا چند گھنٹے کے لئے زمین سے جُدا ہو کر ہوائی جہاز میں مقیم ہو یا فرض کیجئے وہیں مر جائے وہ فیها تحیون و فیها تموتون کے خلاف ہوگا کیونکہ وہ اس وقت زمین پر نہیں ہوگا“ [تفسیر شاہ فہد پریس مدینہ منوّرہ]

7.7 وفاتِ مسیح از قرآن

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢١﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ 16:21-22 النحل

اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کرتے جبکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں مُردے ہیں زندہ نہیں اور شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے

ا۔حضرت مسیح کو بھی معبود مانا جاتا ہے جو شعور رکھنے والے معبودان باطلہ میں سے ہیں اور ایک دن اُٹھائے جائیں گے۔یہاں بتوں،جنوں اور ملائکہ کا ذکر نہیں ہے [وہ لاشعور ہیں]

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے 5:18

7.8 وفاتِ مسیح از قرآن:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اور ہم نے کسی بشر کو تجھ ؐ سے پہلے ہمیشگی عطا نہیں کی۔پس اگر تُو مر جائے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے؟ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے 21:35-36 الانبیاء

ا۔اللہ کی غیرت کا اظہار دیکھیں۔ قَبْلِكَ تجھ سے قبل،یہاں رسول اللہؐ مخاطب ہیں

وَّجَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا

7.9 وفاتِ مسیح از قرآن:

[19:32 مریم] نیز مجھے مبارک بنا دیا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ رہوں

۱۔زکوٰۃ فرض کردی تمام عمر۔کیا آسمان پراُن کے پاس مال بھی ہے اور مستحقین بھی موجود ہیں؟ اگر آسمان پر مال نہیں تو ساری عمر کیوں فرض کردی

۲۔آسمان پر کس رخ نماز پڑھتے ہیں اور کس نے سکھائی؟ اگر کہو کے معراج کے رات حضورؐ نے بتادیا ہوگا تو یہ بھی غلط ہے۔اُس وقت تک نماز فرض نہیں ہوئی تھی

۳۔کیا وہ دارالعمل میں ہیں یا دارالجزاء؟ اگر دارالجزاء تو یقیناً جنت ہوگی۔اور جنت سے کوئی باہر نہیں نکالا جاتا وَ مَا ھُمۡ مِّنۡھَا بِمُخۡرَجِیۡنَ [15:49 الحجر]

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَیَوۡمَ اَمُوۡتُ وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا

7.10 وفاتِ مسیح از قرآن:

اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن مجھے جنم دیا گیا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ کر کے مبعوث کیا جاؤں گا 19:34 مریم

آسمان پر تو پناہ دیا جانا سلامتی نہیں،حضرت یحییٰؑ کو بھی یہی وعدہ دیا گیا تھا

7.11 وفاتِ مسیح از قرآن:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ 61:7 الصّف

اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا

عیسیٰؑ اپنے بعد رسول اللہؐ کا آنا بتارہے ہیں۔اگر عیسیٰؑ اب آجائیں تو ترتیب غلط ہوجائے گی

7.12 وفاتِ مسیح از قرآن:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ہر چیز جو اس (زمین) پر ہے فانی ہے 55:27 الرَّحمٰن

اگر وہ زمین پر نہیں ہیں تو فوت ہوچکے ہیں

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہیں وفات دے گا اور تم ہی میں سے وہ بھی ہے جو ہوش وحواس کھو دینے کی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد کلیۃً علم سے عاری ہو جائے النحل 16:71

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک ضُعف (کی حالت) سے پیدا کیا۔ پھر ضُعف کے بعد قوت بنائی۔ پھر قوت کے بعد ضُعف اور بڑھاپا بنا دیئے الرّوم 30:55

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی ساخت کو ہم اُلٹ ہی دیتے ہیں

اس کی تفسیر میں آپ فرماتے ہیں

”ساخت الٹ دینے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھاپے میں آدمی کی حالت بچوں کی سی کر دیتا ہے... اُسی طرح وہ ناسمجھی کی باتیں کرتا ہے جس پر لوگ ہنستے ہیں۔غرض جس کمزوری کی حالت سے اس نے دنیا میں اپنی زندگی کا آغاز کیا تھا اختتام زندگی پر وہ اسی حالت کو پہنچ جاتا ہے“

تفہیم القرآن جلد ۴
مولانا مودودی
یٰسٓ 36:68

۱۔ پیدائش اور وفات اسی زمین میں ہے اور درمیان میں کوئی اور عالم نہیں

۲۔ کیا دو ہزار سال سے زیادہ عمر پانے کے بعد ہوش وحواس وہی ہوں گے جو اُٹھائے جانے کے وقت تھے؟

۳۔ کیا حضرت عیسیٰؑ کے ان قوانین سے مستثنٰی ہونے کا کوئی ثبوت ہے۔

7.13 وفاتِ مسیح از قرآن:

وفاتِ مسیحؑ

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ 4:79

تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ لے گی خواہ تم سخت مضبوط بنائے ہوئے بُرجوں میں ہی ہو

موت سے کہیں فرار نہیں۔ نہ ستاروں پر اور نہ مضبوط قلعوں میں

وَیَوۡمَ نَحۡشُرُہُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا مَکَانَکُمۡ اَنۡتُمۡ وَ شُرَکَآؤُکُمۡ ۚ فَزَیَّلۡنَا بَیۡنَہُمۡ وَ قَالَ شُرَکَآؤُہُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ اِیَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ 20:29

اور (یاد رکھو) وہ دن جب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم ان سے جنہوں نے شرک کیا کہیں گے اپنی جگہ پر تم (بھی) رُک جاؤ اور تمہارے شریک بھی۔ پھر ہم ان کے درمیان تفریق کر دیں گے اور ان کے (مزعومہ) شریک کہیں گے تم ہماری عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے۔

عیسٰیؑ کی عبادت کی جاتی ہے۔ اب یہ بیان وہ وہ اسی صورت میں دے سکتے ہیں جب وفات ہو چکی ہو اور دوبارہ نہ آنا ہو۔ اگر زندہ ہیں تو شرک کا علم ہو جائے گا

7.14 وفاتِ مسیح از قرآن:

یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِہِمۡ وہ دن (یاد کرو) جب ہم ہر قوم کو اُس کے امام کے حوالے سے بلائیں گے

عیسٰیؑ کی کونسی قوم ہو گی۔ اگر وہ دوبارہ آئے تو اُن کی سابقہ قوم کس نام سے پکاری جائے گی

17:72

8.1

لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ

[تفسیر ابن کثیر، والیواقیت والجواہر، شرح مواہب اللدنیہ، فتح البیان، طبرانی کبیر، زرقانی، تفسیر صدیق حسن خان]

ترجمہ: اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں

لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی فِیْ حَیَاتِھِمَا لَکَانَا مِنْ اَتْبَاعِہٖ [مدارج السالکین، بشارات احمدیہ از علی حائری شیعہ]

اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو ضرور آنحضرتؐ کے اتباع میں ہوتے

لَوْ کَانَ عیسٰی حَیًّا مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اِتِّبَا عِیْ [شرح فقہ اکبر مصری] اگر عیسیٰؑ زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے بغیر کوئی چارا نہ ہوتا [نوٹ: ہندوستانی ایڈیشن میں تحریف کر کے موسیٰؑ لکھا ہے، حالانکہ مکمل حدیث میں عیسیٰؑ کا امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر چل رہا ہے]

8.2

ترجمہ: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آدمؑ پہلے آسمان پر ہے اور... یوسفؑ دوسرے آسمان پر ہے اور پھوپھی زاد بھائی یحییٰؑ و عیسیٰؑ دونوں تیسرے آسمان پر ہیں اور... [اگر عیسیٰ جسم کے ساتھ ہیں تو کیا باقی بھی جسم سمیت زندہ ہیں؟] [کنزالعمال]

8.3

[مستدرک کتاب الفتن جلد۴] ترجمہ: حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال بعد ایک ایسی ہوا بھیجتا ہے جو ہر مومن کی روح قبض کر لیتی ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے

8.4

ترجمہ: تحقیق عیسیٰ بن مریمؑ ایک سو بیس سال تک زندہ رہے۔

[حجج الکرامہ، مواہب اللدنیہ، جلالین، وغیرہ]

8.5

ترجمہ: فرمایا حضرت نبی کریمؐ نے کہ تحقیق عیسیٰ ابن مریم ۱۲۰ سال تک زندہ رہا تھا۔ اور میں غالباً ۶۰ سال کی عمر کے سر پر کوچ کروں گا

[کنز العمال رواۃ حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت فاطمۃ الزہراؓ]

8.6

آنحضرتؐ نے عیسیٰ ابن مریمؑ کا حلیہ یوں بیان کیا ہے: **فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ**

[بخاری] یعنی سرخ رنگ، گھنگریالے بال۔

اور آنے والے مسیحؑ کا **فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ کَاَحسَنِ مَا یُرٰی مِنْ اٰدَمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهٗ بَیْنَ مُنْکَبَیْهِ رُجُلُ الشَّعرِ** [بخاری] یعنی ایسا آدمی جو گندم گوں آدمیوں سے خوبصورت تر، اس کے بال اس کے کندھوں پر پڑتے ہیں اور وہ سیدھے بالوں والا ہے

مسیح ناصری اور مسیح محمدی کے حلیہ الگ الگ ہیں

اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ سے ثابت ہے کہ مسیح موعود اُمت محمدیہ سے ہے

8.7

[کنزل العمال] ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ! تو ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جا تا ایسا نہ ہو کہ تو پہچانا جائے اور تجھے تکلیف دی جائے

[کنزالعمال] ترجمہ: حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ زمین کی سیاحت کیا کرتے تھے اور جنگل کی سبزیاں اور چشموں کا صاف پانی پیا کرتے تھے

8.8

مَا مِنْ مَنْفُوْسَةٍ فِی الْیَوْمِ یَاْتِیْ عَلَیْھَا مِائَۃُ سَنَۃٍ وَھِیَ یَوْمَئِذٍ حَیَّۃٌ

ترجمہ: آج کوئی ایسا جاندار نہیں کہ اس پر سو سال آوے اور وہ فوت نہ ہو بلکہ زندہ ہو [کنزالعمال]

یعنی سو سال کے اندر ہر جاندار انسان جانور وغیرہ مر جائیں گے۔ پس حضرت عیسیٰؑ بھی فوت ہو گئے ہیں

مشاہیر اکابر جنہوں نے حضرت مسیحؑ کی وفات کا واضح طور پر اظہار کیا ہے:

۱	حضرت امام حسنؓ	[طبقات کبیر محمد بن سعد]
۲	حضرت عبداللہ بن عباسؓ	[بخاری کتاب التفسیر]
۳	حضرت امام ابن حزمؒ	[المحلّٰی و کتاب ا لفصل]
۴	حضرت امام جبائیؒ	[مجمع البیان شیعہ تفسیر]
۵	شیخ سعید القمی	[اکمال الدین]
۶	محمد عمر زمخشری	[تفسیر کشاف معتزلی]
۷	امام فخرالدین رازیؒ	[تفسیر کبیر]
۸	امام عبدالوہاب شعرانیؒ	[الیواقیت والجواھر]
۹	امام ابن جریر الطبری	[جامع البیان و تاریخ طبری]

۱۰۔	شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ	[تفسیر عرائس البیان]
۱۱۔	علامہ علاء الدین بغدادی الخازن	[تفسیر خازن]
۱۲۔	امام ابن قیّمؒ	[زادالمعاد و مدارج السالکین]
۱۳۔	علامہ ابن خلدون	[تاریخ ابن خلدون]
۱۴۔	علامہ ابن حیّان الاندلسی	[تفسیر بحر المحیط]
۱۵۔	شیخ خواجہ محمد پارساؒ	[فصل الخطاب]
۱۶۔	سید علی ہجویری داتا گنج بخشؒ	[کشف المحجوب]
۱۷۔	حضرت شمش تبریزؒ	[دیوان]
۱۸۔	حضرت امام غزالیؒ	[نظرات فی القرآن]
۱۹۔	امام عبدالوہاب نجدیؒ	[مختصر سیرت الرسول]

۲۰۔	شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی	[تفسیر فوز الکبیر]
۲۱۔	سرسید احمد خان	[تفسیر احمدی]
۲۲۔	مولانا قاسم نانوتوی	[مباحثہ شاہجہانپوری و لطائف قاسمیہ]
۲۳۔	سید علی حائری شیعہ مجتہد	[بشارات احمدیہ]
۲۴۔	خواجہ غلام فریدؒ	[اشارات فریدی]
۲۵۔	علامہ اقبال	[...کا پیغام ملت اسلامیہ کے نام]
۲۶۔	مولانا ابو الکلام آزاد	[ملفوظات و نقش آزاد]
۲۷۔	مولانا عبید اللہ سندھیؒ	[الہامُ الرّحمٰن فی تفسیر القرآن]
۲۸۔	علامہ عنایت اللہ مشرقی	[تذکرہ]

۲۹۔ حافظ محمد لکھوکے [تفسیر محمدی]

۳۰۔ مولانا مفتی محمد یوسف [اعتراضات کا علمی جائزہ]

۳۱۔ شیخ محمد عبدہٗ مفتی مصر [تفسیر القرآن]

۳۲۔ علامہ محمد رشید رضا مفتی مصر [المنار]

۳۳۔ شیخ محمود شلتوت مفتی وریکٹر الازہر [الفتاوٰی]

۳۴۔ شیخ مصطفیٰ المراغی رئیس الازہر [تفسیر المراغی]

۳۵۔ علامہ عبدالوھاب نجّار [قصص الانبیاء]

۳۶۔ محمد اسد [ترجمۃ القرآن]

حضرت امام حسنؓ اپنے والد حضرت علیؓ کی شہادت ۲۷ رمضان ۴۱ھ کے موقعہ پر خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی روح اس رات قبض ہوئی ہے جس میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی روح اُٹھائی گئی تھی یعنی ستائیس رمضان کو [صحابہ میں کسی نے اعتراض نہیں کیا کہ وہ تو زندہ ہیں] [طبقات کبیر] 9.1

حضرت امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں...پس آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي میں تَوَفِّی سے حضرت عیسیٰؑ کی نیند مراد نہیں ہے بلکہ (حقیقی) موت مراد ہے [المحلّٰی] 9.2

حضرت امام جبائی فرماتے ہیں...یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو موت دے دی ...اس لئے جب مطلق توفّی کا ذکر ہو تو موت کے سوا اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت جانوں کا توفّی کرتا ہے اور جو نہیں مرے ان کی توفّی نیند میں کرتا ہے [مجمع البیان شیعہ تفسیر] 9.3

علاّمہ زمخشری تفسیر کرتے ہیں کہ...میں تجھے کفّار کے ہاتھوں سے قتل ہونے سے بچاؤں گا اور اجل مسمّٰی تک زندہ رکھوں گا۔ تجھے طبعی موت سے ماروں گا اور کفّار کے ہاتھوں قتل نہیں ہونے دونگا۔اور رَافِعُکَ کے معنے ہیں کہ تجھے ثواب کے مقام پر جگہ دوں گا [تفسیر کشاف] 9.4

حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں... یعنی رَافِعُکَ اِلَیَّ کے معنے ہیں کہ میں تیرے اعمال کو اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں...میں جانتا ہوں کہ اس آیت سے جو حضرت عیسٰیؑ کا رفع ثابت ہوتا ہے یہ اُن کے درجات میں بلندی اور عزت کا رفع ہے اور یہاں پر رفع مکانی اور جہت مراد نہیں ہے [تفسیر کبیر] 9.5

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں...کہ حضرت عیسٰیؑ کے رفع کا مطلب یہ ہے کہ مفارقت کے وقت اُن کی روح عالم سفلی سے نکل کر عالم علوی سے متصل ہوگئی...آپ آخری زمانے میں کسی دوسرے وجود کے ساتھ نزول فرمائیں گے [تفسیر عرائس البیان] 9.6

حضرت علی ہجویری داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں... یعنی پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات آدم صفی اللہ اور یوسف صدیق اور موسیٰ کلیم اللہ اور ہارون حلیم اور عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو آسمان پر دیکھا ضرور باضرور وہاں اُن کی روحیں تھیں [کشف المحجوب]

9.7

حضرت امام سراج الدین الوردیؒ فرماتے ہیں...ایک گروہ نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے ظہور سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو فضل وشرف میں اُن کے مشابہ ہوگا جیسا کہ تشبیہ دینے کے لئے ایک نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے۔مگر اس سے فرشتہ یا شیطان کی ذات مراد نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم

[فریدۃ العجائب وفریدۃ الرغائب]

9.8

مولانا عبید اللہ سندھیؒ فرماتے ہیں: ...اور لوگوں میں جو عام طور پر حضرت عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کا خیال پھیلا ہوا ہے یہ محض قصہ ہے جو یہودیوں اور بعض غیر مذاہب کے لوگوں نے پھیلایا ہے... [تفسیر القرآن]

9.9

مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں: اس زمانے میں اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ بھی موجود ہوتے تو اُن کو چارو نا چار رسول عربیؐ ہی کا اتّباع کرنا پڑتا۔ [مباحثہ شاہجہانپوری]

حضرت آدمؑ سے لے کر جس قدر انبیاء ہوئے وہ سب مر گئے۔ جس قدر بادشاہ اس زمانے سے پہلے ہوئے وہ سب مر گئے۔ بزور دین کوئی چھوٹتا تو انبیاء چھوٹتے اور بزور دنیا کوئی بچتا تو انبیاء بچتے۔ [لطائف قاسمیہ]

9.11

حضرت خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں: سخن دررفع عیسیٰؑ افتاد یکے از حُضّار مجلس عرض کرد کہ قبلہ ! حضرت عیسیٰؑ بایں جسد عنصری مرفوع شدہ اند یا بعد موت عرفی روح اوشاں مرفوع گردیدہ است ؟ حضور فرمودند کہ ہمچوں دیگر انبیاء و اولیاء مرفوع گشتہ اند۔ یعنی حضرت کی مجلس میں عیسیٰؑ کے رفع کی بابت بات چل پڑی تو حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کی جناب قبلہ! حضرت عیسیٰؑ اس جسم عنصری کے ساتھ مرفوع ہوئے ہیں یا طبعی موت کے بعد ان کی روح کا رفع کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ دیگر انبیاء و اولیاء کی طرح ان کا بھی رفع ہوا ہے [اشاراتِ فریدی]

9.12

مولانا مفتی محمد یوسف اکوڑہ خٹک فرماتے ہیں: قرآن ہی نے یہ تصریح کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جسم و روح سمیت آسمانوں پر زندہ اُٹھائے گئے ہیں، اس پر نہ امت کا اجماع ہوا ہے اور نہ اس طرح کی کوئی تصریح قرآن کریم میں کہیں پائی جاتی ہے... [اعتراضات کا علمی جائزہ]

9.12

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں: ۱۔میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں۔میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ جسمانی طور پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں ہے۔ [ہفت روزہ ایشیا 21/11/1962]

۲۔مسیحؑ کے رفع کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے [اخبار کوثر 21/2/1951]

۳۔عیسیٰؑ ایک پیغمبر ہیں جن کے رفع جسمانی اور رفع الی السماء کی تصریح سے اجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ یہی قرآنی روح کے مطابق ہے [تفہیم القرآن]

۴۔حیات مسیحؑ اور رفع الی السماء قطعی طور پر ثابت نہیں۔قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا [خطاب]

9.13

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی

۵۔قرآن کی روح سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرزِ عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ رفع جسمانی کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی بلکہ مسیحؑ کے اٹھائے جانے کو اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کا ایک غیر معمولی ظہور سمجھتے ہوئے اس کی کیفیت کو اسی طرح مجمل چھوڑ دیا جائے گا جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے مجمل چھوڑ دیا ہے [تفہیم القرآن]

۶۔قرآن میں اگرچہ تصریح نہیں مگر دو آیات ایسی ہیں جن سے اس (وفات مسیح) کا اشارہ نکلتا ہے [بیان تحقیقاتی عدالت]

۷۔اس مقام پر یہ بحث چھیڑنا بالکل لاحاصل ہے کہ وہ (حضرت عیسیٰؑ) وفات پا چکے ہیں یا زندہ کہیں موجود ہیں۔ بالفرض وہ وفات ہی پا چکے ہوں تو اللہ انہیں زندہ کر کے اٹھالانے پر قادر ہے [ختم نبوت]

[نوٹ:] تو کیا اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو مسیح و مہدی بنانے کی قدرت نہیں رکھتا ؟ ۔اللہ تو ہر اُس چیز پر قادر ہے جس کا وہ ارادہ کر لے، البتہ وہ اپنی سنّت نہیں تبدیل کرتا اور نہ ہی اپنے بنائے ہوئے قانون توڑتا ہے اور مر کر اس دنیا میں کوئی واپس نہیں آیا۔

ازروئے قرآن مُردوں کا دنیا میں دوبارہ آنا

21:96

وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

اور قطعاً لازم ہے کسی بستی کے لئے جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو کہ وہ لوگ پھر لَوٹ کر نہیں آئیں گے

36:32

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کتنی ہی نسلیں ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کر دیں۔ یقیناً وہ ان کی طرف لَوٹ کر نہیں آئیں گی

36:51

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ

پس وہ وصیت کرنے کی بھی توفیق نہ پائیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لَوٹ سکیں گے

23:100-1

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا

فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو کہتا ہے اے میرے ربّ! مجھے لَوٹا دیجئے

شاید کہ میں اچھے کام کروں اُس (دنیا) میں جسے چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو محض ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے۔

اور اُن کے پیچھے ایک روک حائل رہے گی اس دن تک کہ وہ اُٹھائے جائیں گے

ازروئے قرآن مُردوں کا دنیا میں دوبارہ آنا

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝۱۶ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ

39:43

اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو مَری نہیں ہوتیں (انہیں) ان کی نیند کی حالت میں (قبض کرتا ہے)۔ پس جس کے لئے موت کا فیصلہ کر دیتا ہے اسے روک رکھتا ہے اور

پھر یقیناً تم اس کے بعد مر جانے والے ہو۔ پھر ضرور تم قیامت کے روز اُٹھائے جاؤ گے

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝۱۶ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ

23:16-7

پھر یقیناً تم اس کے بعد مر جانے والے ہو۔ پھر ضرور تم قیامت کے روز اُٹھائے جاؤ گے

عقیدہ حیات مسیحؑ 10.1

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۙ

غیر احمدی ترجمہ کرتے ہیں کہ: مسیح کو نہ قتل کیا، نہ صلیب دی، بلکہ کسی یہودی کو اُن کی شکل دے کر صلیب دے دی اور مسیح کو اللہ نے آسمان پر زندہ جسم سمیت اُٹھا لیا۔ اور وہی مسیح قیامت سے قبل نزول کریں گے [نساء 4:158]

جواب: ۱۔ اس آیت میں نہ جسم کا ذکر ہے اور نہ آسمان کا

۲۔ مَا صَلَبُوْهُ کا مطلب ہے صلیب پر نہیں مارا، نہ کہ صلیب ہی نہیں دی جیسے اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا 5:34

۳۔ شُبِّهَ لَهُمْ فعل ماضی مجہول ہے جس کی ضمیر عیسیٰؑ کی طرف ہے۔ کسی اور کا ذکر نہیں ہے۔ اگر شبہ ہے تو اُن کی وفات پر ہے اور اگر شبیہ میں کوئی تبدیلی آئی ہے تو اُنکی ہی شکل کو آئی ہے، یعنی مردے سے مشابہ ہو گئے نہ لاش نہ قبر

۴۔ جن کا مسیح قربان ہوا اور جنہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا، دونوں کو شکل تبدیل ہونے کا پتہ نہیں، تو آپ کو کیسے پتہ لگا؟ یہ واقعہ کسی مرفوع، متصل حدیث میں بھی درج نہیں اور کسی بیگناہ کو مارنا بے انصافی ہے

۵۔ یہود تو مسیح کو صلیب پر مار کر لعنتی ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اگر اُن کی شکل رکھنے والا کوئی اور مارا گیا تو یہ ایک عبس فعل تھا

۶۔ کیا خدا اتنا ہی لاچار تھا کہ ایک بیگناہ کو قربان کرنا پڑا اور جب شکل تبدیل کر ہی دی اور یہود کا ڈر ختم ہو گیا تو اُٹھایا کیوں؟

۷۔ وہ بے گناہ چیخا چلایا بھی نہیں کہ کیوں ایک غریب کو ناحق مارا جا رہا ہے۔ اللہ نے یہ سلوک دیگر انبیاء سے کیوں نہ کیا؟

عقیدہ حیات مسیحؑ 10.2

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۹﴾ [نساء 4:158]

غیر احمدی ترجمہ کرتے ہیں کہ اور اللہ نے انہیں جسم سمیت اُٹھا لیا

بَلْ ماقبل کے ابطال کے لئے آتا ہے اور آسمان پر زندہ اُٹھایا جانا قتل کا ابطال ہے

جواب: بیشک ابطال کے لئے آتا ہے۔ یہودیوں نے اگر مسیح سے پیچھا چھڑانا ہی تھا تو انہیں قتل کروا دیتے لیکن اُن کا مقصد تو ان کو ملعون قرار دلوانا تھا یعنی صلیب دے کے مارنا تھا جیسے انجیل میں آیا ہے [Deut. 21:23]۔ ملعون وہ ہوتا ہے جو خدا سے دور ہو اور ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے اللہ نے اُن کے درجات کے رفع کا ذکر کیا۔ ملعونیت کا ابطال رفع درجات سے ہوتا ہے۔ جسمانی رفع ملعونیت کی ضدّ نہیں۔ حضرت عیسٰیؑ کے رفع کا خصوصی ذکر اس لئے آیا ہے کہ اُن پر الزام لگا۔ اللہ تو ہر نبی کیا ہر نیک انسان کے درجات کا رفع کرتا ہے اور ہم اللہ سے اس کی دعا مانگتے ہیں۔

His body shall not remain all night upon the tree, but you shall bury him the same day , for a hanged man is accursed by God; you shall not defile your land... Deut. 21:23

عقیدہ حیاتِ مسیحؑ 10.3

وَاِنۡ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِہٖ قَبۡلَ مَوۡتِہٖ 4:160

اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب مگر وہ ضرور ایمان لائے گا حضرت عیسیٰؑ پر، اس کی موت سے پیشتر۔ یعنی عیسیٰؑ جب تشریف لائیں گے تو سب اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ چونکہ سب ایمان نہیں لائے اس لئے عیسیٰؑ ابھی زندہ ہیں

۱۔ اِنْ مِنْ حصر کے لئے آتا ہے یعنی اس میں اہل کتاب کا ہر فرد شامل ہے۔ کڑوڑوں یہود جو فوت ہو چکے ہیں وہ کیسے شامل ہوں گے؟ کیا وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے کے مسیح پر ایمان لانا ہے؟ یہ معنے صحیح نہیں ہو سکتے۔

۲۔ اور اگر یہ معنے کریں کہ عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے بعد سب کے سب اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے تو یہ محض ایک دعویٰ ہے جو قرآن کی مندرجہ ذیل آیات کے برخلاف ہے:

⇦ فَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِیۡلًا 4:47 یعنی بہت ہی کم یہود ایمان لائیں گے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ اصفہان کے ستّر ہزار یہود دجّال کے پیرو ہو جائیں گے۔ [مشکوٰۃ] اسلئے تمام یہود کا عیسیٰؑ پر ایمان لانا غلط ہوا

⇦ وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ 3:56

کہ اے عیسیٰؑ تیرے متّبعین قیامت تک (کافر) یہود پر غالب رہیں گے۔ اگر ایمان لے آئے تو غلبہ کیسا

عقیدہ حیات مسیحؑ 10.3

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ 4:160

⇦ فَاَغۡرَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ 5:15

یعنی ہم نے عیسایوں اور یہودیوں میں قیامت تک عداوت اور بغض ڈالدیا ہے

⇦ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ 5:65

ہم نے ان میں قیامت تک دشمنی اور کینہ قائم کردیا ہے

⇦ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا 4:160

کہ وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا، یعنی ان کے خلاف گواہی دے گا اور اگر اس آیت کے یہ معنی ہیں وہ سب مان جائیں گے تو گواہی کیسی اور اس گواہی کی کیا ضرورت؟ گواہی کی ضرورت تو ہمیشہ انکار کے بعد ہوتی ہے اور کیونکہ دنیا میں نہیں آنا اس لئے قیامت پر گواہی دیں گے

عقیدہ حیات مسیحؑ 10.3

وَاِنۡ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِہٖ قَبۡلَ مَوۡتِہٖ 4:160

- دجّال بھی اہل کتاب سے ہوگا اور ایمان نہیں لائے گا
- حدیث میں آتا ہے کہ کافران کے دم سے مریں گے، یعنی منکر ہوں گے تو مریں گے
- اس آیت کی تشریح میں پرانے علماء کی تفاسیر میں اتنا اختلاف ہے کہ یہ آیت حیات مسیح کی دلیل بن ہی نہیں سکتی

عقیدہ حیاتِ مسیحؑ 10.3

وَاِنۡ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِہٖ قَبۡلَ مَوۡتِہٖ 4:160

۳۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہاں لَیُؤۡمِنَنَّ میں لام تاکید اور نون ثقیلہ مستقبل کے معنے دے رہے ہیں اس لئے مسیحؑ کسی زمانے میں آئیں گے اور ان پر ایمان لایا جائے گا۔ یہ استدلال بھی غلط ہے۔ لام تاکید مضارع کو حال کے معنے دیتا ہے اور نون ثقیلہ مستقبل کے۔ جب دونوں اکٹھے آئیں تو مستقبل لازمی نہیں ہوتا جیسے مندرجہ ذیل آیات سے پتہ چلتا ہے:

⇦ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً تَرۡضٰہَا ۪ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ 2:145

... ہم تیرا منہ قبلے کی طرف پھیرتے ہیں ... مسجد حرام کی طرف رخ کر لے ... [حال]

⇦ وَانۡظُرۡ اِلٰۤی اِلٰـہِکَ الَّذِیۡ ظَلۡتَ عَلَیۡہِ عَاکِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّہٗ 20:98

... معبود کی طرف دیکھ جس پر تو معتکف تھا کہ اب اس کو جلاتے ہیں [حال]

⇦ وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا 29:70

... جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کیا کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنی راہ دکھاتے ہیں

[یہ وعدہ ماضی، حال اور مستقبل کے لئے ہے]

⇦ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ 57:22

... میرے رسول ہمیشہ غالب ہوں گے [ماضی، حال اور مستقبل]

عقیدہ حیات مسیحؑ 10.3

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ 4:160

⇦ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ 16:98 [ماضی، حال اور مستقبل]

... عمل صالح بجالانے والے کو پاک زندگی کے ساتھ زندہ رکھا کرتے ہیں بہترین جزا دیتے ہیں

⇦ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ 22:41

... وہ جو خدا تعالیٰ کی مدد کیا کرتا ہے، خدا تعالیٰ اس کی مدد کیا کرتا ہے [ماضی، حال اور مستقبل]

⇦ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِى الصّٰلِحِيْنَ 29:10

... نیک عمل کرنے والوں کو صالحین میں داخل کریں گے [ماضی، حال اور مستقبل]

⇦ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ

2:156

... ہم خوف اور بھوک اور نقصان سے آزمائیں گے [حال و مستقبل]

عقیدہ حیات مسیحؑ 10.3

[غیر احمدی ترجمہ:] اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب مگر ضرور ایمان لے آئے گا عیسٰیؑ پر عیسٰیؑ کی موت سے پہلے

[احمدی ترجمہ:] اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب میں مگر ایمان رکھے گا عیسٰیؑ کے قتل پر اپنی موت سے پہلے

اس آیت میں دو ضمیریں ہیں بِهٖ اور ہ جن کے معنے میں مفسّرین کا اختلاف ہے، اور مَوۡتِهٖ کی دوسری قرأت مَوۡتِهِمۡ ہے یہ ضروری امر ہے کہ ضمیروں کا مرجع عبارت میں ہونا ضروری ہے۔ اُن کے قول یعنی مسیح کے قتل سے بات شروع ہوتی ہے۔ پھر قتل کی نفی کی گئی۔ پھر واقعہ قتل کا ذکر ہے۔ اِخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ، شَكٍّ مِّنۡهُ، مَا لَهُمۡ بِهٖ میں بھی ضمیر قتل کی طرف جاتی ہے۔ اسی طرح مَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا بھی قتل کی طرف ہے۔ یعنی قتل کا ذکر بار بار چلا آ رہا ہے اس لئے اس آیت میں بھی بِهٖ کی ضمیر عیسٰیؑ کے قتل کی طرف ہی جا سکتی ہے یعنی اللہ فرماتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم نے برملا شہادت دیدی کہ نہ تو اہل کتاب نے اُن کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا لیکن یہود اور نصاریٰ مسیح کے قتل پر ایمان رکھتے جائیں گے۔ اور یہی ان دونوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ مسیح پر ایمان لانے کا تو کہیں ذکر نہیں ملتا۔

”یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اوران میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سب سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے“

[تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن ۲۰-۶۷]

13. کتابیات:

قرآن کریم   حضرت مرزا طاہر احمد   یو کے

قرآن کریم   مولانا محمود الحسن و شبیر احمد عثمانی

شاہ فہد پریس   مدینہ منوّرہ

تفہیم القرآن   سید ابوالاعلیٰ مودودی

سروسز بک کلب   اسلام آباد

وفات مسیحؑ اور مشاہیر عالم   مولانا عبدالمنّان شاہد

پاکٹ بک   ملک عبدالرحمٰن خادم

وصال ابن مریم

ولکن شبّہ لھم

تفہیمات ربّانیہ   مولانا ابوالعطاء جالندھری

Further Reading:

Jesus in India	Hazrat Mirza Ghulam Ahmad
Where Did Jesus Die ?	J. D. Shams
Jesus in Heaven on Earth	Kh. Nazir Ahmad
A Search for Historical Jesus	Prof. Fida Muhammad Hasnain
Jesus Lived in India	Holger Kersten
Truth about the Crucifixion	London Mosque
Jesus among the Lost Sheep	Aziz Chaudhary
Christianity a journey from Facts to Fiction	Hazrat Mirza Tah ir Ahmad
Turin Shroud Shroud	Ian Wilson

www.alislam.org   www.tombofjesus.com   www.shroud.com

Documentaries: Jesus in the Himalayas (Discovery Ch) ,

Did Jesus Die? (BBC)

Compiled by :

Syed Tanwir Mujtaba

Rabwah